K.NADIRA BEGUM- BADALTHE HUHE ALAMI MANZAR NAAME ME SHAFI HUDEEN NAYAR KI TAQLIKKHAT- BACHHON KE ADAB KE HAWALE SE (2020)

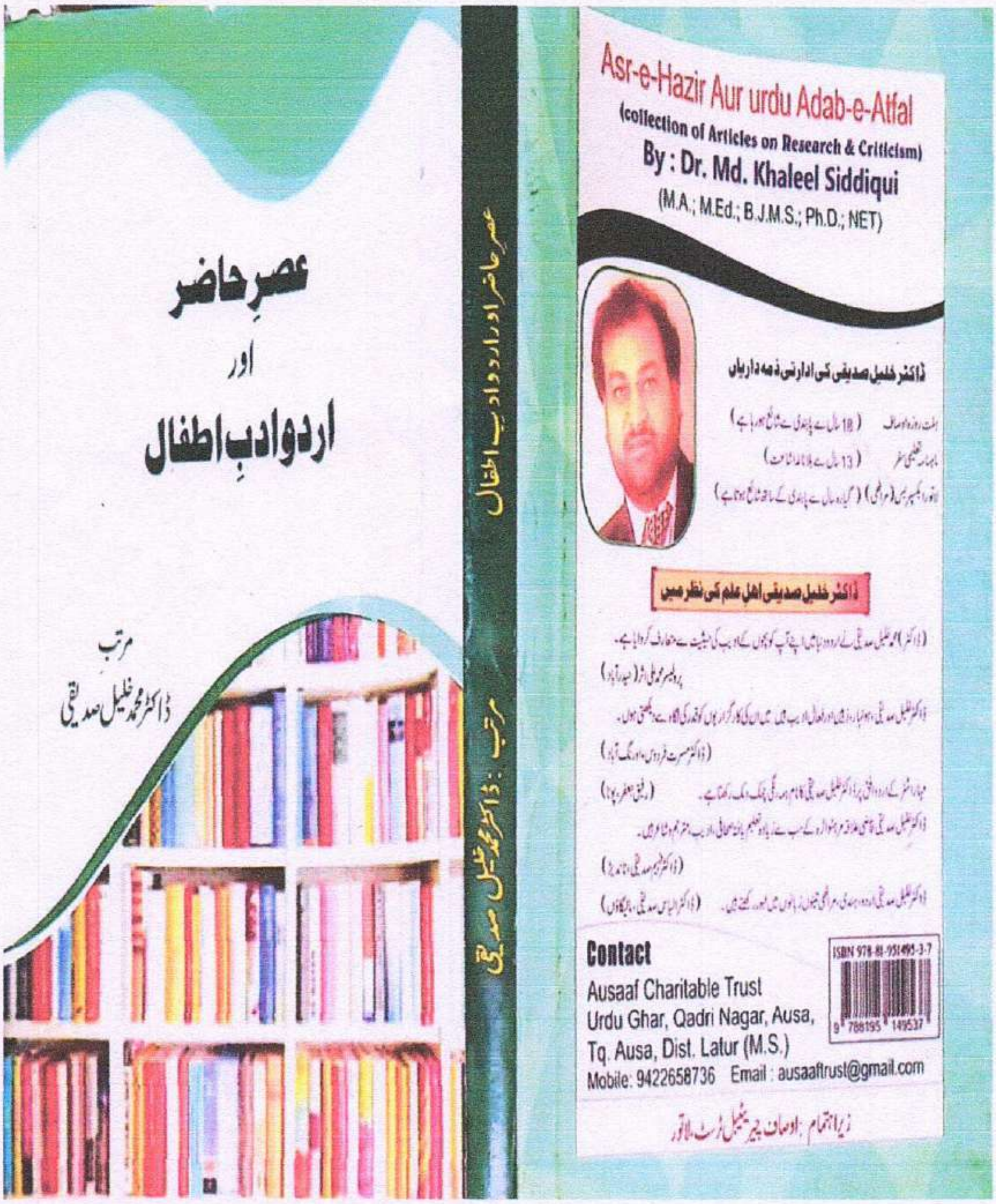

K.NADIRA BEGUM- BADALTHE HUHE ALAMI MANZAR NAAME ME SHAFI HUDEEN NAYAR KI TAQLIKKHAT- BACHHON KE ADAB KE HAWALE SE (2020)

سلسلہ	مضامین	قلم کار	صفحہ نمبر
۴۳	بدلتے عالمی منظرنامے میں اردو ادب اطفال۔۔	احمد نبی نداف۔ کرناٹک	۱۷۷ تا ۱۷۹
۴۴	اردو شاعری اور ادب اطفال	محمد باقر حسین۔ راجستھان	۱۸۰ تا ۱۸۳
۴۵	اردو ادب اطفال اور سائنس	ناز پروائی۔ امراوتی	۱۸۴ تا ۱۸۶
۴۶	دور حاضر میں ادب اطفال کی اہمیت و افادیت	ڈاکٹر عبدالرحیم۔ کرناٹک	۱۸۷ تا ۱۸۹
۴۷	اردو ادب اطفال میں علاقہ دکن کی خواتین کا حصہ	فریدہ بیگم۔ حیدرآباد	۱۹۰ تا ۱۹۳
۴۸	ادب اطفال میں افسانوی ادب	فریدہ نثار احمد انصاری۔ دوحہ قطر	۱۹۴ تا ۱۹۷
۴۹	بدلتے عالمی منظرنامے میں اردو ادب اطفال کا مقام۔	فرزانہ انصاری۔ برہانپور	۱۹۸ تا ۲۰۱
۵۰	اردو ادب اطفال اور سائنسی ادب	محمد عرفان ثمین۔ گلبرگہ	۲۰۲ تا ۲۰۳
۵۱	اکیسویں صدی کے تقاضے اور ادب اطفال	شاہد حسین۔ رانچی	۲۰۴ تا ۲۰۶
۵۲	بدلتے عالمی منظرنامے میں اردو ادب اطفال کا مقام	مظفر نازنین۔ کولکاتا	۲۰۷ تا ۲۰۹
۵۳	اردو ادب اطفال میں خواتین کا حصہ	سیدہ فرحین غضنفر جاوید۔ اورنگ آباد	۲۱۰ تا ۲۱۲
۵۴	بچوں کے ادب کا عرفان: ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان	ڈاکٹر شاہدہ صدف۔ بلڈانہ	۲۱۳ تا ۲۱۵
۵۵	ادب اطفال پر طائرانہ نظر	شبنم معین الدین۔ عثمان آباد	۲۱۶ تا ۲۱۸
۵۶	ادب اطفال۔ مطالعہ مسائل اور حل	شیخ غلام حسین۔ ہنگولی	۲۱۹ تا ۲۲۱
۵۷	کلام اسماعیل میرٹھی میں تذکرہ چرند پرند	رحینا قمر۔ گلبرگہ	۲۲۲ تا ۲۲۵
۵۸	عصر حاضر میں کرشن چندر اور ادب اطفال	شیخ نفیسہ بیگم۔ اورنگ آباد	۲۲۶ تا ۲۲۸
۵۹	برہان پور میں ادب اطفال ایک تعارفی خاکہ	تنویر رضا برکاتی۔ برہانپور	۲۲۹ تا ۲۳۱
۶۰	ادب اطفال اور اردو	قادری یاسمین مہک۔ لاتور	۲۳۲ تا ۲۳۴
۶۱	ادب اطفال اور درسی کتابوں کا تعلق	نیلوفر شاہین۔ مغربی بنگال	۲۳۵ تا ۲۳۶
۶۲	ادب اطفال کے فروغ میں سرکاری اداروں کا حصہ	میمونہ تحسین۔ اورنگ آباد	۲۳۷ تا ۲۳۹
۶۳	ادب اطفال اور افسانوی ادب	افشاں معراج ارشد۔ اورنگ آباد	۲۴۰ تا ۲۴۲
۶۴	عصر حاضر میں ادب اطفال کے خدوخال	تبسم آرا۔ حیدرآباد	۲۴۳ تا ۲۴۴
۶۵	بدلتے منظرنامے میں صالحہ عابد حسین کی تخلیقات	صوفیہ محمود۔ مغربی بنگال	۲۴۵ تا ۲۴۸

سلسلہ	مضامین	قلم کار	صفحہ نمبر
۶۶	شاعر مشرق علامہ اقبال اور ادب اطفال	ڈاکٹر عائشہ فرحین۔ گلبرگہ	۲۴۹ تا ۲۵۳
۶۷	بچوں کے روشن مستقبل کا ضامن کیسے کہلائے	ڈاکٹر مبشر کنول۔ رائے گڑھ	۲۵۴ تا ۲۵۷
۶۸	ادب اطفال میں کہانی کا پس منظر	سید راشد۔ بیدر کرناٹک	۲۵۸ تا ۲۶۱
۶۹	بچوں کی ذہنی و فکری نشوونما میں ادب کا کردار	شمس الدین ملک۔ کشمیر	۲۶۲ تا ۲۶۴
۷۰	علامہ اقبال کی شاعری اور ادب اطفال	سارہ بتول (لداخ) حیدرآباد	۲۶۵ تا ۲۶۷
۷۱	ادب اطفال اور کاسے سائنس	ڈاکٹر صفیہ بانو۔ احمد آباد	۲۶۸ تا ۲۷۴
۷۲	ادب اطفال اور ڈاکٹر ذاکر حسین	محمد گلزار عالم۔ بھٹکل	۲۷۵ تا ۲۷۸
۷۳	سائنس اور ٹکنالوجی کے دور میں ادب اطفال	شاہ تاج۔ پونے	۲۷۹ تا ۲۸۲
۷۴	عصر حاضر میں ادب اطفال کی اہمیت اور تقاضے	ڈاکٹر محمد سلطانہ۔ حیدرآباد	۲۸۳ تا ۲۸۵
۷۵	اسماعیل میرٹھی اور علامہ اقبال کی ادبی خدمات	پروفیسر نسرین فرحت۔ اڈیسہ	۲۸۶ تا ۲۸۹
۷۶	عصر حاضر میں ادب اطفال کی اہمیت ضرورت	شیخ نشاط ناہید۔ اورنگ آباد	۲۹۰ تا ۲۹۱
۷۷	شفیع الدین نیر اور بچوں کا ادب۔	کے۔ نادرہ بیگم۔ وانمباڑی	۲۹۲ تا ۲۹۶
۷۸	بدلتے عالمی منظرنامے میں ٹیگور اور اقبال۔۔۔	شیخ اصغر اکبر۔ اورنگ آباد	۲۹۷ تا ۲۹۹
۷۹	ادب اطفال کے خدوخال ایک مختصر جائزہ۔	سکینہ اختر۔ کشمیر	۳۰۰ تا ۳۰۱
۸۰	اردو ادب اطفال میں خواتین کا کردار	شائستہ یوسف۔ کشمیر	۳۰۲ تا ۳۰۳

K.NADIRA BEGUM- BADALTHE HUHE ALAMI MANZAR NAAME ME SHAFI HUDEEN NAYAR KI TAQLIKKHAT- BACHHON KE ADAB KE HAWALE SE (2020)

کے۔ نادرہ بیگم (اسسٹنٹ پروفیسر)
اسلامیہ ویمنس آرٹس اینڈ سائنس کالج، وانمباڑی

بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے میں شفیع الدین نیرؔ کی تخلیقات

بچوں کے ادب کے حوالے سے

اردو ادب میں نظم ہو یا نثر دیگر تصانیف کی طرح مختصر ہی سہی ادب اطفال کا بھی ایک جہاں آباد ہے۔ اردو میں ادب اطفال کی تاریخ پر ایک نظر توجہ کریں تو کئی ایسے نام آتے ہیں جنہوں نے اپنی نظموں کہانیوں اور ڈراموں کے ذریعے ادب اطفال کی تاریخ کو روشن رکھا اور بچوں کے لئے قیمتی خزانہ چھوڑا۔ ان میں اسمٰعیل میرٹھی، حامد اللہ افسر میرٹھی، میر تقی میرؔ، علامہ اقبالؔ، مولانا الطاف حسین حالیؔ، تلوک چند محروم، حافظ جالندھری، شفیع الدین نیرؔ، اختر شیرانی، ڈاکٹر ذاکر حسین، نظیر اکبر آبادی، مائل خیر آبادی، امتیاز علی تاج، کرشن چندر، جوش ملیح آبادی، فیض احمد فیض، سراج انور، صالحہ عابد حسین، جگن ناتھ آزاد، ظفر گورکھپوری، بانو قدسیہ، عطیہ پروین، نذیر فتح پوری، قاضی مشتاق احمد وغیرہ وغیرہ چند ایسے نام ہیں جنہوں نے بچوں کے لئے نظمیں، کہانیاں اور ڈرامے غرض کسی نہ کسی صنف پر لکھا اور وہ بچوں میں کافی پسند کی جاتی ہیں۔ ان میں بھی اسمٰعیل میرٹھی، حامد اللہ افسر میرٹھی، تلوک چند محروم، حافظ جالندھری، شفیع الدین نیرؔ وغیرہ چند ایسے نام ہیں جنہوں نے زیادہ تر بچوں کے لئے ہی لکھا۔ ان ادیبوں کی نظمیں اور گیت آج بھی اسکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں اور بچے انہیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ان میں علامہ اقبالؔ کی دعا 'لب پہ آتی ہے دعا'، 'ایک گڑا اور گلہری'، 'پرندے کی فریاد'، اسمٰعیل میرٹھی کی 'اف یہ گرمی' مولانا الطاف حسین حالیؔ کی نظم 'مٹی کا دیا'، شفیع الدین نیرؔ کی 'بندر والا آیا' اور 'کہنا بڑوں کا مانو' وغیرہ وغیرہ نہایت مشہور و مقبول ہوئیں۔ بعد میں ادب اطفال میں کمی نظر آنے لگی۔ تو کئی ادیبوں نے اپنی تخلیقات سے اس کمی کے خلا کو پر کیا۔

آج دنیا کے ہر ملک اور ہر زبان میں ادب اطفال کی اہمیت دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسی کتابیں بچوں کا ادب کہلائے جانے کی مستحق ہیں جو ان کی ذہنی آسودگی اور ذہنی نشوونما میں معاون ثابت ہوں۔ جو انہیں تفریح ذہنی سکون اور زبان کی پختگی عطا کریں اور ایسے انداز میں انہیں معلومات فراہم کریں کہ بچے کی دلچسپی برقرار رہے اور اس کی صلاحیتیں بیدار ہو کر فروغ پا سکیں۔ بچوں کے ادب کی بنیادی عناصر وہی نفسیاتی

ISBN : 978-81-951495-3-7 Asre Hazir aur Urdu Adab e Atfal

موضوعات ہیں جو بچوں کو صحت مند ادب دیں اور ان کی سیرت کی تعمیر کر سکیں۔ ادب اطفال بچوں کے ان عناصر کی نشوونما کرتا ہے جو بڑے ہو کر سچائی کو پہچاننے اور سلیقے سے زندگی گذارنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ برٹینکا جونیئر انسائیکلوپیڈیا میں ادب اطفال کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ "بچوں کے ادب سے مراد تین قسم کی کتابیں ہیں پہلی وہ مختلف قسم کی کہانیاں جو خاص طور پر بچوں اور بچیوں کیلئے لکھی گئی ہیں۔ دوسری پریوں کی کہانیاں اور تیسری قسم کی وہ کتابیں جو بڑوں کے لئے لکھی گئی ہیں لیکن موضوعات اور اسلوب کی وجہ سے بچوں نے انہیں اپنا لیا ہو اور وہ کتابیں بچوں کے ادب کا ایک حصہ ہو کر رہ گئیں۔

بچوں کے ادب کے بارے میں شفیع الدین نیرؔ کہتے ہیں" بچوں کے ادب سے مراد نظم و نثر کا وہ ذخیرہ جو خاص طور پر بچوں کے لئے لکھا گیا ہو۔ جو ادب چار یا پانچ سال کی عمر سے تیرہ چودہ برس تک کے بچوں کے لئے مخصوص ہے اسے ہم بچوں کے ادب سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان تحریروں میں خیال کی وسعت، جذبہ کی صداقت، زبان کی لطافت اور بیان کا حسن شامل ہیں"۔

بچوں کی دنیا بڑوں کی دنیا سے قطعی مختلف ہے۔ بڑوں کے مقابل بچوں کے مسائل سیدھے سادھے اور آسان ہوتے ہیں۔ وہ سچ اور جھوٹ، اچھے اور بُرے، سکھ اور دکھ، انصاف اور ناانصافی کے فرق کو سمجھتے ہیں۔ بچوں میں تخیل کے ساتھ اخذ کرنے، نقل کرنے اور اس سے متاثر ہونے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ اردو میں دوسری اصناف کی طرح بچوں کا ادب بھی برابر لکھا جا رہا ہے۔ اردو کے تقریباً ہر بڑے شاعر اور بلند پایہ ادیب نے ادب اطفال کی طرف خاطر خواہ توجہ کی اور نظم و نثر میں بے شمار نگارشات چھوڑی ہیں۔

حضرت امیر خسرو، میر تقی میرؔ، نظیر اکبر الہ آبادی انشا، اللہ خان انشا، مرزا غالبؔ، محمد حسین آزاد، خواجہ الطاف حسین حالیؔ، ڈپٹی نذیر احمد، شبلی نعمانی وغیرہ کے نام اس بات کا ثبوت ہیں کہ ادب اطفال کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسمٰعیل میرٹھی، علامہ اقبالؔ، حفیظ جالندھری، اختر شیرانی، ڈاکٹر ذاکر حسین اور شفیع الدین نیرؔ کی نظمیں اردو ادب اطفال کا بیش بہا سرمایہ ہیں۔ اردو ادب کے ہر بڑے شاعر اور ادیب نے ایک معمار کی حیثیت سے اس طرف توجہ کی۔ ان نامور فنکاروں میں کچھ ایسے ادیبوں کے نام لینا ضروری ہے جنہوں نے صرف بچوں کے لئے لکھا۔ بچوں کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ ایسے فنکاروں میں شفیع الدین نیرؔ کا نام لائق ذکر ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کی قیادت میں شفیع الدین نیرؔ جیسے مفکر شاعر اور ماہر تعلیم نے بچوں کے ادب کو جلا بخشی۔ شفیع الدین نیرؔ نے صرف بچوں کے ادب کو اپنا مطمع نظر جانا اور زندگی کی آخری سانس تک ادب اطفال کی خدمت کرتے رہے۔ اس سے ہٹ کر انہوں نے بڑوں کے لئے لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ ادب اطفال کو انھوں نے ایک مقدس قومی اور انسانی فریضہ سوچ کر انجام دیا۔ مولوی اسمٰعیل میرٹھی کے بعد اگر کسی شخص نے بچوں کے لئے اپنی شاعری میں قلم اٹھایا ہے تو وہ شفیع الدین نیرؔ صاحب ہیں جو ادب اطفال میں اپنے

ISBN : 978-81-951495-3-7 Asre Hazir aur Urdu Adab e Atfal

مقامین اور شاعری سے اضافہ کرتے رہے ہیں

شفیع الدین نیر کی پیدائش ۹ فروری ۱۹۰۳ کو قصبہ امروہہ (علی گڑھ) میں ہوئی بچپن ہی میں والدین کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ نیر صاحب کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ بعد مدرسہ مصباح الاسلام امروہہ میں داخل ہوئے۔ یہاں سے انھوں نے فارسی اور اردو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد انھوں نے علی گڑھ سے کتابت سیکھی۔ علی گڑھ کے بعد دہلی گئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا دہلی سے ادیب کامل مکمل کرنے کے بعد علی گڑھ سے اردو ایم اے کیا اور وہیں ایک ماڈل اسکول میں معلمی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی تحریک پر جامعہ ملیہ اسلامیہ سے وابستہ ہو گئے۔ کچھ دنوں رسالہ پیام تعلیم کے ایڈیٹر بھی رہے۔ عمر کے آخری ایام دہلی میں گذارے اور وہیں سے دارِ فانی کا سفر اختیار کیا۔

شفیع الدین نیر بچوں کے ادب میں ہر لحاظ سے مشہور و معروف اور قدر پذیر ہوئے۔ ادبِ اطفال میں ان کے کلام کے دو مجموعے شائع ہوئے ہیں جس میں کئی باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کا سرسری مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنی نظموں کے ذریعے بچوں میں اپنے اطراف کی چیزوں کا بغور مشاہدہ کرنے اور ان میں دلچسپی پیدا کرنے کی بھرپور کامیاب کوشش کی ہے۔ اپنی نظموں میں انھوں نے عام فہم اور سلیس زبان استعمال کی ہے۔ وہ الفاظ جو بچے اپنی روزمرہ کی گفتگو میں سنتے ہیں اور ایسے عنوانات جو ہر وقت ان کی پیشِ نظر رہتے ہیں۔ خیالات میں الجھاؤ، مشکل زبان اور دشواریوں سے انھوں نے پرہیز کیا ہے۔ عام فہم انداز میں بچوں کو معلومات فراہم کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بحریں منتخب کی ہیں تاکہ بچے آسانی سے ادا کر سکیں۔ اخلاقی تعلیم کا خاص خیال رکھا ہے۔ براہِ راست نصیحت کا طریقہ اختیار نہیں کیا۔ عمر کے فرق اور ماحول کی خصوصیت کو مدِ نظر رکھ کر اپنے کلام کے دوسرے حصے کو پہلے حصے سے بتدریج وسیع کیا ہے اور اپنی اکثر نظموں میں وطن سے محبت اور وطن کی خدمت کے سلسلے میں اپنے جذبات پیش کئے ہیں جیسے پربت کا گیت، ہندوستانی بچوں کا گیت، ہمالیہ پہاڑ، قدرت کا کھیل وغیرہ۔

صحیح معنوں میں آج کل اگر ادبِ اطفال کا کوئی شاعر ہے تو وہ شفیع الدین نیر ہیں جن کو بچوں کا شاعر کہا جاسکتا ہے۔ ان کی نظموں میں حمد باری، موٹر، بندر، آم، مٹھائی، مرغی، کبوتر، مچھر، ہوائی جہاز، اونٹ، آنکھ، ناک، کان، دل، بچپن، ہاتھ پاؤں، بچوں کی گیت، پربت کا گیت، ہندوستانی بچوں کا گیت، ہمالیہ پہاڑ، قدرت کا کھیل، بسنت، ہولی، دیوالی، عید، نوروز، ریل گاڑی، ہاتھی، گھوڑا، بجلی، مکھی وغیرہ وغیرہ مشہور اور اہم ہیں۔ ان کے علاوہ اور موضوعات پر بھی آپ نے شاعری کی ہے۔ آپ مشاہدات کے تیز، غور و خوض کے گہرے، نہایت تجربہ کار اور سلیس زبان استعمال کرنے والے ہیں۔

ادبِ اطفال شفیع الدین نیر کی شاعری کا کمال یہ ہے کہ وہ واعظ خشک سبق نہیں دیتے بلکہ باتوں باتوں

میں ساری باتیں اپنے قاری تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ احساس بھی نہیں ہو پاتا کہ وہ باقاعدہ طور پر ہم کو نصیحت کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نیر کی نظموں میں بچوں کو پڑھنے اور سیکھنے کا شوق اور آگے بڑھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ بچوں کے ذہن تک بات کی رسائی کا ایک اچھا سلیقہ انہیں حاصل تھا۔ وہ ایک کامیاب بچوں کے شاعر ہیں اور ان کے بعد آنے والے شعراء نے ان کی راہ اپنائی ہے۔

شفیع الدین نیر صاحب کا نام، ادبِ اطفال میں بچوں کے عظیم شاعر کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انھوں نے بچوں کے لئے بڑی مفید اور دلچسپ نظمیں لکھی ہیں۔ بچوں کے ذہن کو سمجھنے اور محبت کرنے کی صفت نیر صاحب کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ ادبِ اطفال میں ان کی نظموں نے تعلیم کے خشک کام کو خوشگوار بنا دیا ہے۔ ان کی نظمیں بچوں میں ادبی دلچسپی پیدا کرنے میں کامیاب رہنمائی کرتی ہیں۔ بچوں کا رسالہ پیام تعلیم میں آپ کئی سال تک کامیابی سے لکھتے رہے۔ انھوں نے اپنی ساری صلاحیتوں کو ادبِ اطفال کے لئے استعمال کیا حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ بچوں کے ادب کی تخلیق وقت طلب کام ہے۔ یہاں ایک ایک لفظ پر محنت کرنی پڑتی ہے۔ الفاظ کی نشست و برخواست کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ لیکن ادبِ اطفال میں کانفرنسیں نہیں ہوتیں۔ سیمینار نہیں ہوتے۔ بچوں کی نظمیں اور کہانیاں سننے کے لئے جلسے نہیں ہوتے پھر بھی نیر صاحب نے اس بات کی پرواہ نہیں کی۔ وہ ان ساری باتوں سے بے نیاز ادبِ اطفال میں گم رہے اور بچوں کی طرح معصوم زندگی گذار دی۔ ایسے آدمی روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ بڑے سچے دل سے آپ نے یہ بات کہی ہے کہ ہر بچہ بچپن ہی سے تعلیم کا شوقین ہو، محنتی ہو، دشواریوں میں ہمت نہ ہارے تاکہ وہ اپنے، اپنے کنبے، اپنی قوم اور سب انسانوں کی خدمت بہتر سے بہتر انداز میں کر سکے۔'

شفیع الدین نیر نے پوری زندگی بچوں کا ادب تخلیق کرنے میں لگا دی۔ انھوں نے چھ سے چودہ سال تک کے بچوں کے لئے کتابوں کے چار سیٹ تیار کئے تھے۔ شفیع الدین نیر اسمٰعیل میرٹھی کی قائم کردہ روایت کو اس طرح بہت آگے لے گئے کہ آج وہ بچوں کے شاعر کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے ان کے کلام میں ہمیشہ ایک اخلاقی پیام ہوتا ہے۔ وہ بچوں کی زبان میں اپنا کلام پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کو ان کی نظمیں آسانی سے یاد ہو جاتی ہیں۔

بچوں کی تفریح، ان کی اخلاقی تعلیم اور ذہنی نشو و نما کے لئے شفیع الدین نیر نے لاتعداد نظمیں، کہانیاں، ڈرامے اور دلچسپ معلوماتی مضامین قلم بند کئے جو کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیر بچوں کی نفسیات کو پوری طرح سمجھتے تھے اور اس کا اچھا شعور رکھتے تھے۔ ان کی شعری اور نثری تخلیقات میں بچوں کی عمر، نفسیات اور ذہنی استعداد کا شعور ہر جگہ کارفرما نظر آتا ہے۔ ان کی نظموں کے موضوعات بچوں کو اخلاقی تعلیم دینے کا وسیلہ ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ بچے نیک، صلح کن، صداقت شعار، مؤدب، مہذب، محنتی

K.NADIRA BEGUM- BADALTHE HUHE ALAMI MANZAR NAAME ME SHAFI HUDEEN NAYAR KI TAQLIKKHAT- BACHHON KE ADAB KE HAWALE SE (2020)

، سمجھدار، عبادت گذار، انسان دوست، اور محب ملک وقوم بنیں۔ وہ بچوں کے ذہنوں کو علم کی روشنی سے منور کرنا چاہتے تھے۔ نظم علم کا ترانا میں علم کی عظمت و رفعت موضوع نگارش بنایا ہے۔

شفیع الدین نیر کی ادبی خدمات کے اعتراف میں پیام تعلیم نئی دہلی نے دو حصوں میں ان پر خاص نمبر شائع کیا جو بالترتیب ستمبر ۱۹۷۷ اور نومبر ۱۹۷۷ میں ان کی زندگی میں ہی منظر عام پر آیا جن میں پروفیسر مسعود حسین خان، خوشونت سنگھ، ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر تنویر علوی، ڈاکٹر قمر رئیس اور احمد جمال پاشا جیسے اہل قلم نے شفیع الدین نیر کی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

ISBN : 978-81-951495-3-7 Asre Hazir aur Urdu Adab e Atfal